کرکے بحث کی سنجیدگی کو گم کر دیا ہے۔ موصوف نے شروع میں ہیرو کی جو تعریف کی ہے وہ صحیح ہو لیکن سوال یہ ہے کہ کیا "شاعر" کو بھی اس خاص تعریف کے ماتحت کسی قوم کا "ہیرو" کہا جا سکتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اسکا جواب نفی میں ہونا چاہئے۔ اس بنا پر ایک شاعر سے ہم کو صرف "شاعر" ہونے کی توقع کرنی چاہئے۔ اس میں محامد اخلاق۔ اور مجاہدین و ائمہ مذہب و علم کے عادات وخصائل کی جستجو قطعاً بیکار اور عبث ہے۔ بہر حال اس کتاب نے مرزا غالب کے متعلق ایک نئے انداز گفتگو کا دروازہ کھولدیا ہے۔ اس لئے موافق و مخالف اور مشتاقان اُردو ادب کے لئے اس کا مطالعہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔

**محامد الخلفا ر** :- مرتبہ حافظ اخلاق احمد صاحب صدیقی وسجاد حسین صاحب صدیقی اکبرآبادی۔ پاکٹ سائز ضخامت ۱۸۴ صفحات کاغذ کتابت و طباعت بہتر اور خوشنما مجلد قیمت ۱۲ر غیر مجلد ۸ر پتہ :- مکتبہ قصر الادب آگرہ

لکھنؤ میں پچھلے دنوں جو تبرہ ایجی ٹیشن ہوا تھا۔ غالباً اُس سے متاثر ہوکر تبرا کے زہر کا تریاق بہم پہونچانے کی غرض سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ شروع میں اس کے ماخذ اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی تقریظی سطور کے بعد "بساطِ خلافت" اور خلفار اربعہ رضی اللہ عنہم کی شان منقبت بیان میں چند نظمیں ہیں جو مولانا سیماب اکبرآبادی کی چکیدۂ قلم ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چاروں خلفار کے نسب نامے ہیں اس کے بعد سے اصل کتاب کے موضوع کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں خلفار اربعہ کے سوانح زندگی ترتیب وار اس طرح لکھے ہیں کہ پہلے مختصر سوانح زندگی۔ پھر قرآن مجید میں اُن کے جو فضائل ہیں وہ۔ پھر احادیث سے اُن کی جو فضیلتیں ثابت ہوئی ہیں اُن کا ذکر۔ اور ان سوانح و فضائل کے شروع اور اخیر میں ایک ایک نظم (سوانح اور فضائل دونوں مستند اور معتبر کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں)، اس پر حسن ترتیب نے کتاب کو اور چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آخر میں بعض حضرات کی تقریظیں ہیں۔ کتاب پاکٹ سائز ہونے کی وجہ سے ہر وقت جیب میں رہ سکتی ہے۔ اس کا مطالعہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی نور بصیرت پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ زبان بہت سہل اور سلیس۔ جسے ہر معمولی اُردو خواں سمجھ سکتا ہے "س ا"